پروگرام Fellows

ہمارے Fellows کے تحقیقی پروجیکٹ

کودوبوپ - تحقیقی پروجیکٹ__________________

موجودہ سینگال میں اسلام اور خواتین کے بازتخلیقی کے تعلق سے ان کی صحت اور انکے حقوق

اس مطالعہ کا واحد مقصد افریقی خواتین کے درمیان ذاتی حقوق، خودمختاری، جسمانی وجاہت اور ذات پات (جو تحریک نسواں کا ایک اہم تصور ہے) کی اہمیت کا مشاہدہ کرنا ہے، اس مطالعہ کی اہمیت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جبکہ ان جگھوں پر کنبہ اور فیملی کو ذاتیات پر فوقیت حاصل ہے اور جہاں عورتیں صرف اپنے سارے حقوق سے محروم ہی نہیں ہیں بلکہ اطاعت گزار اور سماجی کمتری ان کے نفسیات کا حصہ بن چکا ہے، اس مطالعہ کا دوسرا اہم مقصد اس بات کی تحقیق کرنا ہے کہ اسلام کس طرح سے عورتوں کے بازتخلیقی اور جنسی حقوق کے درمیان حائل ہے اور کس طرح سے خواتین کو اس محرومی سے دور کرنے کے لئے کوئی ذریعہ پیدا کیا جائے اور خاص کر بازتخلیقی اور جنسیت کے میدان میں۔

انٹرویو

کچھ تحقیق کے بارے میں

ڈیولپمینٹ/تحقیق/نیٹ ورکنگ

کودوبوپ-انٹرویو

آپ کو اپنی تحقیق کے شروعاتی مراحل میں کن کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا؟

سب سے پہلے تو میری تحقیق کا موضوع ہی کچھ بڑا نازک اور حساس تھا کیونکہ جنسی حقوق کے بارے میں بات کرنا بڑا معیوب مانا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں عمر رسیدہ عورتوں سے بات کرنے میں بہت ساری مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا، اور ان کے لئے ان حقوق کا تصور کرنا بھی اتنا ہی معیوب تھا جتنا اس سلسلہ میں بات کرنا۔

چونکہ میں ان لوگوں سے ان کی مادری زبان میں سوال وجواب کرر ہا تھا اس لئے جسمانی سلامتی کے حقوق کی بات کرنا یا اس کا تصور بھی کرنا ایک بڑا ہی مشکل مرحلہ تھا۔

فی الوقت آپ کی تحقیق کس مرحلہ میں ہے؟

میری تحقیق کا کام ان حضرات کے تعاون سے چل رہا ہے جو اس طرح کے ادارہ سے منسلک ہیں۔ہم نے تفصیلی انٹرویو کا کام مکمل کرلیا ہے اور فی الحال اس کو تحریری شکل دے رہا ہوں۔

آپ کا اس پروجیکٹ کے سلسلہ میں مستقبل میں کیا ارادہ ہے یا انسانی حقوق سے متعلق آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

میں پہلے سے ہی سنگال میں عورتوں کے انسانی حقوق کے ادارہ سے منسلک ہوں اور فی الحال اسی تحریک سے جڑے رہنے کا ارادہ ہے، اگر مستقبل میں مجھے انسانی حقوق سے متعلق اعلی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا تو میں بالضرور اسی میدان کو چنوں گی کیونکہ میں اس موضوع کے نظریاتی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتی ہوں اور اس میں اپنا ایک مقام بنانا چاہتی ہوں۔

Back to Codou Bop-Research Project

کودو بوپ-تحقیق کے بارے میں:

عالمی صحتی تنظیم کے مفروضہ کے مطابق تقریباً ہر سال افریقہ میں ڈیڑھ لاکھ عورتیں قبالت سے متعلق بیماریوں سے مرتی ہیں، صرف سنگال میں اس طرح سے تقریباً ۵۱۰ عورتیں ہر سال موت کا سامنا کرتی ہیں، غربت، فوری زچگی خدمات،

بلیدی سہولیات صحت، ماہر ملازم اور بہتر پالیسیوں کی کمی بھی اس شرح اموات میں ہر سال اضافہ کرتی ہیں اور کافی حد تک تشدد صنفی امتیاز اور عورتوں کے بعض تخلیقی حقوق سے لاپرواہی بھی اس کے لئے ذمہ دار ہے۔

۱۹۹۷ میں قاہرہ میں منعقد آبادی اور ترقی کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس اور ۱۹۹۵ میں بیجنگ میں عورتوں سے متعلق عالمی کانفرنس کی قرارداد میں عورتوں کے چار بنیادی حقوق کی بات کی گئی تھی۔

۱-اعلی معیار کی جنسی اور باز تخلیقی صحت حاصل کرنا۔

۲-بنا کسی دباؤ کے باز تخلیقی کے متعلق از خود فیصلہ کرنا۔

۳-بچوں کی تعداد اور ان کے درمیان وقفہ کو لے کر پوری طرح آزادی ہونا اور اس سلسلہ میں پوری معلومات ہونا۔

۴-محفوظ اور اطمینان بخش جنسی تعلقات رکھنا۔

ان حقوق کا نفاذ تنازع کی ایک وجہ بنتا ہے کیونکہ ان کا سیدھا تعلق انفرادی حقوق سے ہے اور خاص کر جب ہم اسے جنسیت اور باز تخلیقی کے عمل کے سباق وسیاق میں دیکھتے ہیں جس کا ایک اجتماعی پہلو بھی ہے اور جس میں خاندان اور فیملی اور معاشرہ بھی شامل ہوتا ہے، ان چیزوں کی اہمیت اس لئے بڑھ جاتی ہے کہ کیونکہ مردوں کا سماج عورتوں کو اس طرح کی خود مختاری دینے سے پرہیز کرتا ہے۔

ان حالات میں عورتوں کے خود مختاری کے اصول، آزادی، جسمانی وجاہت، اور دیگر چیزیں جس کا براہ راست تعلق جنسی صحت اور باز تخلیقی کے حقوق سے (جس کی بین الاقوامی اور عالمی کانفرنس کے منصوبہ میں بات کی گئی ہے) ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی ہے۔ سنگال میں زیادہ تر خواتین کی شادی بہت کم عمر میں کردی جاتی ہے یا پھر انہیں مجبور کیا جاتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اسی کے ساتھ انہیں شوہر اور ساس سسر کے دباؤ میں زچگی بھی اختیار کرنی پڑتی ہے، آج بھی سنگال کی بہت ساری عورتوں کو 'Genital Mutilation' جیسی پورانی روایت سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اور ایک زمانہ سے وہاں کی دانشور مرد اور عورت دونوں ہی اس کی مذمت کررہے ہیں، (لیکن ان کا نقطہ مذمت یہ ہے کہ یہ عمل ان کی صحت کے لئے نقصان دہ ہے)، لیکن اب خدا کا شکر ہے کہ اب تحریک نسواں کی محنت کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لوگ اسے اب انسانی اور عورتوں کے حقوق کی خلاف ورزی مانتے ہیں۔

سنگال میں اسلام کا بہت ہی اہم کردار ہے اور دوسرے ممالک کی طرح وہاں پر بھی بہت ساری اسلام پسند تنظیمیں وہاں کے معاشرتی اداروں کو متاثر کررہی ہیں اور ان بنیاد پرستوں کا اہم نشانہ خواتین اور ان کے حقوق ہیں۔

سنگال کی حکومت صحت اور جنسی حقوق کو ایک سماجی حق کے مقابل مانتی ہے، لیکن یہ اعتراف صرف کاغذی ہیں کیونکہ عوائلی قوانین نے بہت ساری شقیں عورتوں کے خلاف ہیں، کیونکہ بازتخلیقی سے متلعق قومی پروگرام صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بچہ اور زچہ کی شرح اموات میں کیسے تخفیف کی جائے اور ان کا تخلیقی اور جنسی حقوق سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

بالتخفیف یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ بازتخلیق اور جنسی حقوق کا تعلق براہ راست تین چیزوں سے ہے:

۱-عورتوں کے بازتخلیقی اور جنسی حقوق کے نفاذ میں حکومت کی جانب سے لاپرواہی۔

۲-قدامت پرست طاقتوں کے جانب سے مخالفت جو ایک طرف تو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ عورت اور مرد کا سماج میں مختلف کردار ہے اس لئے وہ برابر نہیں ہوسکتے جب کہ دوسری طرف وہی لوگ بازتخلیقی اور جنسی حقوق کو ایک مغربی تصور مانتے ہیں اور یہ بھی ان کا دعوی ہے کہ اس طرح کے حقوق سنگالی تہذیب اور اسلامی قدروں کے خلاف ہے۔

۳-عورتوں کی ساری تحریک کا تعلق اقتصادی حقوق سے ہوتا ہے اور ان جنسی حقوق سے ان کا کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔

ان ساری چیزوں کے حوالہ سے اس مطالعہ کا واحد مقصد ہے عورتوں کے ان حقوق کی معلومات میں مزید اضافہ کرنا اور اس کا نفاذ کرنا، دوسرا خاص ہدف یہ ہے کہ اس سلسلہ میں عام عورتوں کی رائے اور رویہ کو سمجھا جائے اور اس مطالعہ کا ایک یہ بھی مقصد ہے کہ سنگال کی عورتیں اس بازتخلیقی اور جنسی حقوق کے کیا معنی سمجھتی ہیں اور ان کو کس حدتک بیجنگ کانفرنس کے منصوبہ کے بارے میں معلومات ہے۔

اس تحقیق کا دوسرا مقصد ہے صنفی تعلقات کے متعلق دینی احکام اور امور کو دیکھنا ہے اور اس کا واحد ذریعہ ہے دینی علماء کی بحثوں اور مذاکرات کو سننا اور اس بات کا پتا لگانا کہ کیا واقعی اسلام عورتوں کے ان حقوق کے درمیان حائل ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو یہ کس طرح سے اس مہم میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

اس مقالہ کا پہلا حصہ سنگال میں عورتوں کے بازتخلیقی اور جنسی حقوق سے متلعق اجتماعی اور اقتصادی اور قانونی سیاق وسباق کے خاکہ پر مبنی ہوگا جب کہ دوسرا حصہ عورتوں کے حالات، مذہبی رہنما اور معاشرہ کے محترم لوگوں کے خیالات پر مبنی ہوگا۔

یہ پورا کا پورا تجزیہ لوگوں سے تفصیلی گفتگو، ریڈیو اور ٹی وی پروگرام کے مشاہدہ اور بنیاد پرستوں کی عورتوں کے سلسلہ میں رائے جاننے کے بعد ہی کیا جائے گا، جب کہ تیسرے اور آخری حصہ میں ان ساری کی ساری چیزوں کو انسانی حقوق کی روشنی میں بحث کا موضوع بنایا جائے گا، اور اس سلسلہ میں سفارشات بھی پیش کی جائیں گی۔

کودوبوپ، ڈیولپمینٹ/مشق/نیٹ ورکنگ:

ڈیولوپمینٹ:

میں شروعاتی مرحلہ میں انسانی حقوق کے سلسلہ میں کسی دوسرے امور کے بجائے دینی مسائل پر زیادہ دھیان دوں گا جہاں تک خواتین کے بازتخلیقی حقوق اور جنسی حقوق کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں ڈاکٹر نعیم اور ڈاکٹر ڈیوس کی موجودگی نے بلاشبہ انسانی حقوق سے متعلق ہمارے معلومات میں اضافہ کرنے میں مدد کی اور اس کے علاوہ عالمگیری کے اصول اور انسانی حقوق کی اہمیت کو بھی سمجھنے میں ان کی موجودگی کافی مددگار ثابت ہوئی ہے۔

ڈاکٹر نعیم سے بات چیت کے بعد ایک اور نقطہ واضح ہوا کہ کس طرح ریاست کی پالیسیوں اور لوگوں کے رویہ اور خیالات میں تناؤ پیدا ہوتا ہے جہاں تک خواتین کے حقوق کا مسئلہ ہے اس بات چیت سے ایک اور فائدہ ہوا کہ خواتین کے حقوق کے متعلق پہلے کی بہت ساری بدعنوانیاں دور ہو گئیں۔

میں نے مندرجہ ذیل تعلیمی درس میں حصہ لیا جس سے صحیح معنوں میں تحریک نسواں کے اصولوں کو اور بہتر طریقہ سے سمجھنے میں مدد کی، اور مجھے ایک موقع فراہم کیا کہ ہم طریقہ تحقیق اور اس کے منہج کو بھی اچھی طرح سے سمجھ لیں،

☆ عالمی حبشی تحریک نسواں جس کا نظم 'Women's Studies Department' نے کیا تھا (اس نصاب کے استاد ڈاکٹر B. Guy-Sheftal تھے)۔

☆ تحقیقی منہج (اس کورس کو شعبۂ تاریخ کے ڈاکٹر Edna Bay نے پڑھایا تھا)۔

☆ Anthropology میں Research Methods کا کورس ڈاکٹر ڈونالڈ نے لیا تھا۔

اس کے علاوہ اس پروگرام میں حصہ لینے کی وجہ سے ہمیں بہت سارے تحقیقی دستاویز مل گئے جن تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔

مشق:

۱۹۹۵ میں میں نے UNFPA سے ٹریننگ حاصل کی اور عورتوں کے حقوق کی کس طرح ترغیب دی جائے اور اس

سلسلہ میں کس طرح سے مہم چلائی جائے میں نے اس بات کی بھی ٹریننگ 'Solidarity Network for Women Living Under Muslim Laws سے حاصل کی، میں نے سنگال کی ایک خواتین کی تنظیم سے بھی رابطہ کیا اور انسانی حقوق کے موضوع پر میں نے Emory میں کچھ کورس بھی کیا ہے جس کا مجھے ایک کارکن کی حیثیت سے بہت فائدہ پہنچا۔

نیٹ ورکنگ:

میں نے سنگال میں جس تنظیم کے ساتھ کام کیا اس کی مہم میں خواتین کے حقوق کو بڑھاوا دینا اور ان کی خودمختاری کے لئے کام کرنا شامل ہے اور اس کے علاوہ یہ تنظیم ان خواتین کا بھی تعاون کرتی ہے جنہیں ان کے حقوق سے ان کے مذہبی بنیاد پر محروم رکھا جاتا ہے۔

لہذا ہم بہت ساری تنظیمات کے ساتھ مقامی، علاقائی اور عالمی سطح پر مل کر کام کرتے ہیں، ہم صرف اسی افریقی بر اعظم کی بہت ساری تنظیموں سے رابطہ بنائے ہوئے ہیں، جیسے Association of African Women for Research & Development اور عالمی سطح پر ہم Association of Women's Rights in Development اور International Solidarity Network for Women Living Under Muslim Laws کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم ایک بین الاقوامی کانفرنس کرانے کی تجویز سوچ رہے ہیں جس کا موضوع HIV/ AIDS and African women and women from the Diaspora ہوگا۔ اس کانفرنس میں ہم ان کے حقوق کے مسائل کی بات کریں گے جو اس مرض میں مبتلا ہیں اور عام طور پر عورتوں کی خودمختاری کا مسئلہ بھی زیر بحث ہوگا۔